بچوں کے لئے سبق آموز کہانیاں

دو چوہوں کی کہانی



الفاظ معانی کے ساتھ

اساتذہ اور والدین کے لئے

زیرِ نظر کتاب مشہور زمانہ قصہ گو ایسوپ (AESOP) کی مشہور شہرہ آفاق کہانیوں سے متعلق ہے۔ موصوف نے اپنی ظرافت، خوش طبعی، برجستہ دلچسپ تحریر لکھنے کی وجہ سے شہرت پائی۔ انکی پیدائش 620 قبل مسیح میں گریک کے شہر سردس (Sardis) میں ہوئی۔

ان کتابوں میں بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی گئی ہیں وہ سبق آموز ہیں اور معاشرے میں پھیلی ہوئی عام برائیوں مثلاً جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا، تکبر کرنا، دوسروں کے عیب نکالنا وغیرہ کو خوبصورت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کہانیوں میں زیادہ تر جانوروں کو بحیثیت کردار پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً شیر اور بیل کی کہانی میں اگر بیلوں میں نفاق نہیں، اتفاق ہوتا تو شیر انکی کمزوریوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اس طرح ان کہانیوں میں اُردو کے وہ الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں جو عام طور پر آج کے طالب علم استعمال نہیں کرتے مثلاً شامتِ اعمال، خندہ پیشانی، خوشی سے پھولا نہ سمانا وغیرہ وغیرہ نیز۔ انکے علاوہ دیگر بے شمار الفاظ و محاورات کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

مزید برآں ہر کہانی کے مشکل الفاظ آسان معنی کے ساتھ کتاب کی پشت پر درج ہیں تاکہ طلباء و طالبات الفاظ معنی کے ساتھ ساتھ نئے الفاظ کا جملوں میں استعمال بھی سیکھ سکیں۔

ان کہانیوں کی تصویر دلچسپ اور جاذبِ نظر ہے۔ کہانیاں مختصر ہیں تاکہ بچے انہیں شوق سے پڑھیں۔ ان سبق آموز کہانیوں کے اسباق سے بچوں کی صحیح خطوط پر کردار سازی میں مدد ملے گی۔ اُمید کرتے ہیں کہ ہماری یہ کوشش اساتذہ اور والدین کو پسند آئے گی۔

شکریہ

تحریر: .... طاہر اختر میمن

تصویر: .... ظفر احمد

کمپوزنگ: .... کریٹیو پلس

سر ورق: .... سلمان اعظم

پرنٹرز: .... سوی پرنٹرز، ناظم آباد کراچی

پہلا ایڈیشن: 2004

دو چوہوں کی کہانی



ایک شہری چوہے اور دیہاتی چوہے میں دوستی ہوگئی۔ دیہاتی چوہے نے اپنے شہری دوست کو گاؤں آنے کی دعوت دی جسے شہری چوہے نے قبول کرلیا اور گاؤں کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب وہ گاؤں کے قریب پہنچا تو اُسے وہاں کا حال دیکھ کر بہت مایوسی ہوئی۔ وہاں نہ کشادہ سڑکیں تھیں نہ پُختہ مکان، ہر طرف گھاس پُھونس بکھرا ہوا تھا۔ دیہاتی چوہے کے گھر پہنچ کر وہ اور پریشان ہوگیا۔ ہر طرف سامان بکھرا ہوا تھا۔ دیہاتی چوہے نے اُسے آتا ہُوا دیکھ لیا اور بڑی گرم جوشی سے اُس کا استقبال کیا اور شہری دوست کا گاؤں آنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ”آؤ دوست، پہلے کچھ کھا پی لو، پھر گپ شپ کریں گے۔“



دیہاتی چوہا اپنے مہمان کو ایک کوٹھری

میں لے گیا جہاں سامان بکھرا پڑا تھا۔ وہاں شہر کے کھانوں کی طرح مزیدار کھانے تو نہیں تھے پھر بھی پیٹ بھرنے کے لئے مکئی کے بھٹے تھے، اُس نے اپنے دوست کو وہی پیش کر دیئے۔ جب شہری چوہے نے بھٹے پر مُنہ مارا تو وہ بہت سُوکھا ہوا اور سخت تھا، بڑی مشکل سے تھوڑا سا کھایا۔ رات گذار کر صبح جاتے وقت شہری چوہے نے بڑے طنز سے کہا ''کبھی شہر میں میرے گھر آؤ





تو تمہیں پتہ چلے گا کہ شہر میں کیسے
مزیدار اور طرح طرح کے
کھانے ہوتے ہیں۔" دیہاتی
چوہے کو اس بات کا بہت افسوس
ہوا کہ اس کا دوست بھوکا رہا۔

کچھ دنوں کے بعد دیہاتی چوہا اپنے شہری دوست سے ملنے شہر کی طرف
روانہ ہوا۔ جب وہ شہر پہنچا تو اس نے حیرت سے وہاں کی چوڑی چوڑی
سڑکیں دیکھیں جن پر ہر قسم کی چھوٹی بڑی گاڑیاں چل رہی تھیں۔ مرد، عورتیں
اور بچّے اِدھر سے اُدھر آجا رہے تھے۔
بڑے بڑے پختہ گھر اور اُونچی اُونچی
عمارتیں دیکھیں تو وہ حیران اور پریشان
رہ گیا۔ وہ بہت احتیاط سے چاروں
طرف دیکھتے ہوئے چل رہا تھا پھر بھی
ایک گاڑی کے نیچے آتے آتے رہ گیا۔



اُس نے گٹر میں چُھپ کر اپنی جان بچائی۔ جب اس کے اوسان ٹھیک ہوئے تو وہ شہری چوہے کے گھر کی طرف چل دیا۔

جب وہ شہری چوہے کے گھر کے قریب پہنچا تو وہ شہری چوہے کا خوب صورت مکان دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ مکان کیا تھا وہ تو ایک عالی شان محل تھا جسے



دیکھ کر دیہاتی چوہا حیران رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کا دوست مکان کے باہر ہی کھڑا اس کا انتظار کر رہا ہے۔ شہری چوہے نے دیہاتی چوہے کو آتا ہوا دیکھ لیا اور بڑی گرم جوشی سے اِس کا استقبال کیا اور کہا کہ ''آؤ دوست، آؤ! تمہیں آنے میں کچھ دیر ہو گئی، خیر آؤ، ابھی کھانے کا وقت ہے، کھانا کھا کر آرام سے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔'' شہری چوہے نے کہا'' آؤ پہلے شہر



کے لذیذ اور خوش ذائقہ کھانے کھاتے ہیں پھر باتیں کریں گے۔"

دیہاتی چوہا اپنے دوست کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہُوا۔ اُس کا شہری دوست اُسے اپنے ساتھ کھانے کے کمرے میں لے گیا جہاں کھانے کی میز پر طرح طرح کے کھانے رکھے ہوئے تھے۔ عُمدہ اور لذیذ کھانے دیکھ کر دیہاتی چُوہے کے منہ میں پانی بھر آیا۔ ابھی یہ دونوں مشکل سے



کھانے کی میز پر چڑھے ہی تھے کہ ایک طرف سے گھر کی نوکرانی ہاتھ میں بیلن لے کر دوڑتی ہُوئی آئی اور چیخ کر کہا ''چوٹے چُوہے، ٹھہرو میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ اُن کو مارنے کیلئے اُن کے پیچھے دوڑی۔ دونوں اپنی جان بچانے کیلئے اِدھر اُدھر دوڑتے رہے۔ بڑی مشکل سے اُن دونوں نے نالی میں گُھس کر اپنی جان بچائی۔ جب دونوں چُوہے نالی سے باہر آئے تو شہری چُوہے نے دیہاتی چُوہے سے کہا ''آؤ کسی اور گھر چلتے ہیں شاید وہاں مزیدار کھانا مِلے جس سے ہم اپنا پیٹ بھر سکیں۔''

دیہاتی چُوہا اپنے شہری چُوہے کے اصرار پر جب دوسرے گھر میں داخل ہُوا تو وہاں دونوں کا سامنا ایک خوفناک بلّی سے ہوگیا۔ دیہاتی چُوہا بلّی کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگیا اور ڈر کے مارے اس کی بُھوک ہی ختم ہوگئی۔ اُس نے اپنے میزبان شہری چوہے سے اجازت مانگی اور کہا



”بھائی مانگے کے حلوہ مانڈے سے اپنی روکھی سوکھی بہتر ہے۔“ اور گاؤں کی طرف روانہ ہوگیا۔

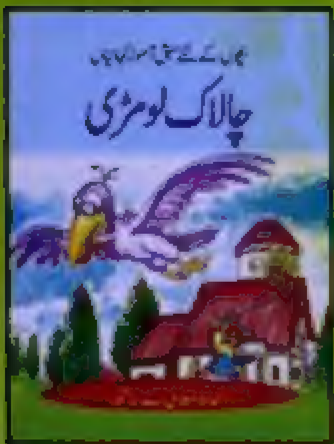
سبق: دوسروں سے مانگ کر کھانے سے بہتر خود محنت کر کے کھائے۔

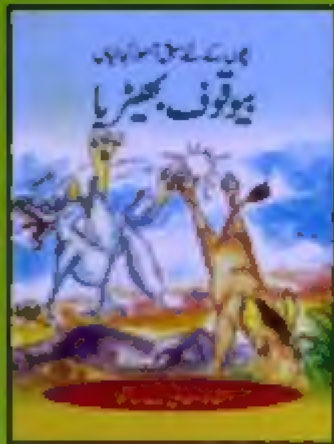


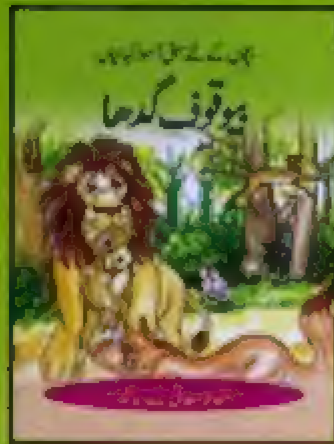
دو چوہوں کی کہانی

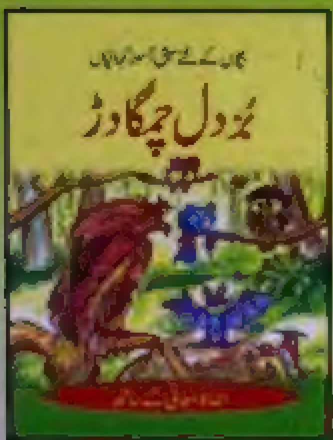
مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
دعوت دینا	کھانے کے لئے بلانا	مایوسی	نا امیدی
کشادہ سڑکیں	لمبی چوڑی سڑکیں	پریشان	فکرمند۔ اُداس
گرم جوشی	خوشی کا اظہار	استقبال کرنا	عزت سے آگے بڑھنا
گپ شپ	باتیں کرنا	پیش کرنا	دے دینا
طنز	مذاق اُڑانا	حیرت	حیران
احتیاط	سمجھداری	اوسان	ہوش وحواس
دنگ رہ جانا	حیران ہونا	عالی شان	شان دار
لذیذ	مزیدار	خوش ذائقہ	بہت اچھا ذائقہ
عُمدہ	اچھا	منہ میں پانی آنا	دل للچانا
مزہ چکھانا	سزا دینا	اصرار	ضِد
خوفناک	ڈراونا	خوف زدہ	ڈرا ہوا
حلوا مانڈا	میٹھا اور مزیدار کھانا	روکھی سوکھی	معمولی کھانا

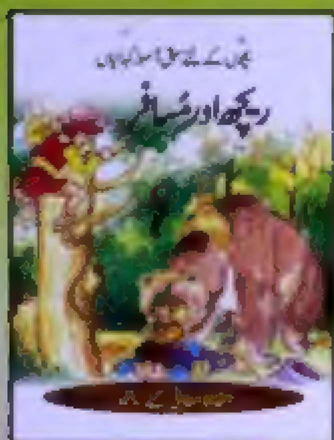
اس سلسلے کی دوسری کہانیاں

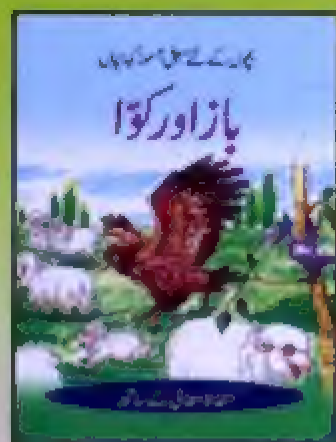


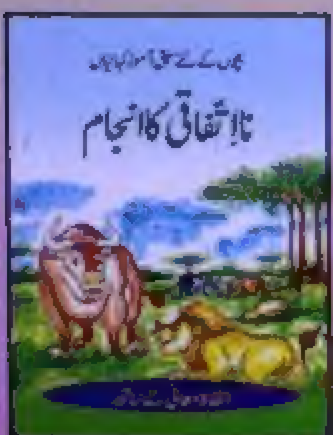


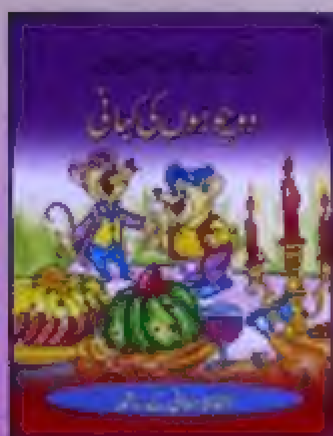














چلڈرن پبلیکیشنز
13۔طارق پلازہ ناظم آباد نمبر 4 کراچی، پاکستان فون نمبر: 6623489
E-mail: childrenpublications@hotmail.com
CHILDREN'S BOOK FAIR.
Rs 30/-
ISBN - 969-542-052-4